حالانکہ قرآن مجید میں اس حصّہ کی تعلیم کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے :

﴿ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ ﴾ (هود : ۱۲۰)

"اور (اے پیغمبر! دوسرے) پیغمبروں کے جتنے قصے ہم تم سے بیان کرتے ہیں اس کے ذریعے سے ہم تمہارے دل کی ڈھارس بندھاتے ہیں۔ اور ان قصوں کے ضمن میں ایک تو جو حق بات تھی وہ تمہارے پاس پہنچی اور اس کے علاوہ ان میں مسلمانوں کے لئے نصیحت اور یاددہانی ہے"۔

﴿ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ ﴾ (الاعراف : ۱۷۶)

"ان سے قصے بیان کرو تاکہ یہ لوگ غور کریں"۔

﴿ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ..... ﴾

(النساء : ۲۶)

"اللہ چاہتا ہے کہ (انبیاء و صلحاء) جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں' ان کے طریقے تم سے کھول کھول کر بیان کرے اور تم کو ان کے طریقوں پر چلائے"۔

قرآن مجید میں ان قصّوں کے درج ہونے کا مقصد یہ ہے کہ ہم ان واقعات سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے لئے ان کو شمع ہدایت بنائیں' اور جو انبیاء اور صلحاء پہلے گزرے ہیں ان کے نقش قدم پر چل کر پوری کامیابی حاصل کریں۔ جبکہ ہم ان کو صرف کہانیاں سمجھتے ہیں اور کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ان قصص میں ہمارے لئے ایسی تعلیم موجود ہے کہ اگر ہم اسے پیش نظر رکھیں اور اس پر عمل کریں تو دنیا کی بہترین قوم بن سکتے ہیں۔ چنانچہ قرونِ اولیٰ میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ نمونہ کے طور پر چند قصص کی تعلیم کا کوئی کوئی حصّہ پیش کرتا ہوں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا قصّہ

حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے کو ہم صرف ایک حسن و محبت کا واقعہ سمجھتے ہیں' حالانکہ قرآن مجید میں اس کو "احسن القصص" کہا گیا ہے۔ جس طرح ایک صاحب سے پورا شاہنامہ سنا چکنے کے بعد شاہنامے کے کسی عمدہ شعر پڑھنے کی خواہش کی گئی تھی تو انہوں نے یہ شعر پڑھا تھا؎